حج، شرائط، فرائض وواجبات، ممنوعات، اور حج کرنے کا طریقہ

بقلم: محمد ہاشم بستوی

اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم اور ضروری رکن حج بھی ہے، حج کا مطلب اللہ کے گھر خانہ کعبہ کا دیدار کرنا ہے، اور وہاں کے مناسک اور مخصوص اعمال کا مخصوص دنوں میں انجام دینا ہے، ہر مسلمان پر جو مالدار ہو، حج کے مصارف اور اس کے جملہ اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو اس پر زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے، حج کے بڑے فضائل اور مناقب احادیث میں وادر ہوئے ہیں اور استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کی بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں، درجِ ذیل مضمون میں حج تعریف، اس کی شرطیں، حج کے فرائض وواجبات، حج کے موقع پر استعمال ہونے والی بعض اصطلاحات، اور حج کرنے کا طریقہ اور اس کے فضائل ومناقب کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیاہے۔

حج وعمرہ کی بعض اصطلاحات:

میقات: اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے حدود حرم کی شروعات ہوتی ہیں۔

میقاتی یا مکی: وہ شخص ہے جو حدودِ حرم کے اندر کا حرم کا باشندہ ہو۔

آفاقی: وہ شخص ہے جو میقات کی حدود سے باہر کا باشندہ ہو مثلا: یمنی، عراقی، چینی، جاپانی، ہندوستانی وغیرہ۔

حرم: کعبۃ اللہ کے چاروں طرف سے وہ علاقے جو میقات کے اندر ہیں وہ حدودِ حرم کہلاتے ہیں، حرم کے اندر کے پیڑ پودوں، اور اس کی ہری گھاس کو کاٹنا، جانوروں کا شکار کرنا حرام ہے۔

حلّ: وہ علاقے جو میقات سے باہر ہوں، جو چیزیں حدودِ حرم میں حرام ہیں وہ حل میں جائز ہو جاتی ہیں۔

احرام: حج یا عمرہ کی نیت کرکے حل یا میقات سے پہلے دو چادروں سے جسم کو ڈھانپا جاتا ہے ایک چادر کمر میں لپیٹی جاتی ہے دوسری اوڑھی جاتی ہے، اسی کو احرام کہتے ہیں۔ اس کے بغیر آدمی میقات سے نہیں گزر سکتا۔ اس کے پہننے کے بعد بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں۔

محرم: احرام باندھنے والے کو کہتے ہیں۔

حجِ مفرد: صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا۔

حجِ قران: حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے ایک ساتھ احرام باندھنا۔

حجِ تمتع: پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھنا، اس سے فارغ ہوکر ایام حج میں حج کی نیت سے دوبارہ احرام باندھنا۔

تلبیہ : لبیک اللھم لبیک ، لبیک لاشریک لک، لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک پڑھنا۔

تہلیل : لاالہ الااللہ پڑھنا۔

مطاف : طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کی چاروں طرف ہے۔

طواف : بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگانا۔

طواف قدوم : یہ طواف صرف حج افراد یا قران کرنے والے آفاقی کے لیے سنت ہے۔حج تمتع یا عمرہ کرنے والے کے لیے چاہے وہ آفاقی ہو یا میقاتی اور مکی اس کے لیے سنت نہیں ہے۔

طواف زیارت : یعنی خانہ کعبہ کا طواف، اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کی غروب آفتاب تک ہے، یہ حج کا رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتاے۔

طواف وداع : اس طواف کو طواف صدر بھی کہتے ہیں میقات سے باہر رہنے والوں کے لیے ہے، یہ طواف رخصتی واجب ہے اور حج کا آخری واجب رکن بھی ہے۔

طوافِ عمرہ : یہ طواف عمرہ کا فرض اور رکن ہے۔

طواف نفل : یعنی نفلی طواف، یہ کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔

حجرِ اسود : ایک جنت سے لایا گیا ایک کالا پتھر ہے، یہ بیت اللہ کی مشرقی دیوار میں گڑا ہوا ہے، اسکے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

استلام : حجر اسود کو بوسہ دینا، اور ہاتھ سے چھونا۔

رمل : طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ اکر کر شانہ ہلاتے ہوئے تیزی سے چلنا۔

شوط : بیت اللہ کے چاروں طرف ایک چکر لگانا۔

رمی : شیطان کو کنکریاں مارنا۔

سعی : صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

منی : یہ ایک میدان ہے، جو بیت اللہ سے مشرق کی طرف 7.6 کلومیٹر کی دوری پر ہے، اس کا رقبہ تقریبا مربع 20 کلومیٹر ہے، ہر سال حاجیوں کے لیے اسی میدان میں خیمے لگائے جاتے ہیں، اور عید الاضحیٰ کے دنوں یہیں پر قربانی کی جاتی ہے۔

جمرات : مقام منی میں ایک جگہ ہے جہاں پر دیوار کی شکل میں بڑے بڑے ستون بنے ہوئے ہیں یہاں پر شیطان کو کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان میں سے جو ستون مسجد خیف کے قریب مشرق کی طرف ہے اسکو جمرۃ الاولی کہتے ہیں، اور اس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف بیچ والے ستون کو جمرۃ الوسطی، اور اسکے بعد والے کو جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الکبری کہتے ہیں، یہ مکہ کی طرف منی کا آخری جمرہ ہے، یہاں سے خانہ کعبہ کی دوری 6.3 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

صفا: بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس سے سعی شروع کی جاتی ہے، یہ پہاڑی بیت اللہ سے 1 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

مروہ: ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

عرفات: بیت اللہ سے تقریبا 24.1 کلومیٹر کی دوری پر مشرق کی طرف ایک میدان ہے جہاں پر حاجی لوگ نویں ذی الحجہ کو ٹھہرتے ہیں۔

حلق: سر کے بال منڈانا۔

قصر: سر کے بالوں کو کتروانا۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل دیوار سے کچھ حصّہ زمین کا گھرا ہوا ہے اسکو حطیم کہتے ہیں۔

دم: احرام کی حالت میں ممنوع افعال کرنے سے قربانی واجب ہو جاتی ہے اسکو دم کہتے ہیں۔

مقام ابراہیم: وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی، یہ پتھر مطاف کے مشرقی کنارے پر منبر اور زم زم کے درمیان ایک جالی دار قُبے میں رکھا ہوا ہے۔

ملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار کو کہتے ہیں، اس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

مسجد خیف: مقامِ منی کی بڑی مسجد کا نام ہے جو منی کے شمالی جانب میں پہاڑی سے متصل ہے۔

مسجد نمرہ: میدانِ عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔

مزدلفہ: منٰی اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو کعبۃ اللہ سے 12 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

محسّر: مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے جہاں سے گزرتے ہوئے دوڑ کر نکلتے ہیں اس جگہ اصحاب فیل پر (جنھوں نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی) عذاب نازل ہوا تھا۔

یومِ عرفہ: نویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں، اسی روز حج ہوتا ہے اور حاجی لوگ عرفات میں ٹھہرتے کرتے ہیں۔

حج کی تعریف:

حج کے لغوی معنی: ہے کسی عظیم شے کا قصد کرنا۔

حج کی اصطلاحی تعریف: مخصوص مناسک کے ادا کرنے کی نیت سے بیت اللہ کا قصد کرنا۔

حج کی شرطیں:

(1) حج اسلام کرنے والا مسلمان ہونا، (2) آزاد ہونا، مکلّف ہونا (3) صحیح البدن اور تندرست ہونا، (3) صاحب استطاعت ہونا، (4) سواری ہو یا سواری کے انتظام کے خرچ کا ہونا، (5) راستہ کا مامون ہونا، (6) حج پر جانے والی عورت کے ساتھ اس کے شوہر یا عاقل بالغ محرم کا ہونا۔

حج کے فرائض:

حج میں تین چیزیں فرض ہیں: (1) حج کی نیت سے احرام باندھنا (2) 9/ ذوالحجہ کو زوال آفتاب سے دسویں کی فجر تک کسی بھی وقت میدان عرفات میں وقوف کرنا (3) طواف زیارت کرنا

حج کے واجبات:

(1) مزدلفہ میں نویں اور دسویں ذی الحجہ کی درمیانی رات میں ٹھہرنا (2) رمی جمار یعنی 11، 12، 13 ذی الحجہ کو شیطان کنکریاں مارنا) (3) حج قران اور حج تمتع کرنے والے کے لیے قربانی کرنا (4) حلق یا قصر یعنی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا (5) صفاو مروہ کے درمیان سعی کرنا (6) آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کو طواف وداع کرنا۔

حج کی سنتیں:

(1) مفرد (صرف حج کی نیت سے احرام باندھنے والا) آفاقی اور قارن کا طواف قدوم کرنا۔ (2) طواف قدوم میں یا طواف فرض میں رمل کرنا۔ (3) صفامروہ کی سعی میں دونوں سبز نشانوں کے درمیان جلدی چلنا۔ (4) آٹھویں ذی الحجہ کی صبح کو منی کے لیے روانہ ہونا اور وہاں پانچوں نمازیں پڑھنا، اور رات میں منیٰ میں قیام کرنا۔ (5) نویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد منی سے عرفات کے لیے روانہ ہونا۔ (6) سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ آجانا۔ (7) عرفات سے واپس ہو کر رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا اور مزدلفہ میں رات گزارنا۔ (8) گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں جمرات میں ترتیب سے سات سات کنکریاں مارنا۔

نوٹ: ان واجبات میں سے کوئی واجب اگر چھوٹ جائے تو ایک دم (ایک قربانی) دینا ضروری ہے۔

حج کے ممنوعات:

احرام باندھنے کے بعد محرم پر بہت سی پابندیاں عائد ہوتی ہیں مثلا:

(1) جماع اور اس کے دواعی سے دور رہنا۔ (2) سلا ہوا کپڑا پہننا۔ (3) خوشبو ملے ہوئے رنگ سے رنگا ہوا کپڑا پہننا۔ (4) سر یا چہرے کا ڈھانکنا۔ خوشبو یا مہندی لگانا۔ (5) بدن کے کسی حصے کے بال کا کاٹنا۔ (6) زیب و زینت اختیار کرنا۔ (7) بلاضرورت بدن کے کسی حصے پر پٹی باندھنا۔ (8) بدن کے میل کچیل کو دور کرنا۔ (9) آگ پر پکی ایسی خوشبودار چیز کھانا جس کی خوشبو باقی ہو۔ (10) جُوں کھٹمل چیونٹی وغیرہ کو مارنا۔ (11) خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا۔ (12) حدود حرم کے پیڑ پودوں یا اس کی گھاس کاٹنا۔

حج کی قسمیں:

حج کی تین قسمیں ہیں: (1) حج افراد (2) حج تمتع (3) حج قران

حجِ افراد: اس حج کو کہتے جسم محرم ایامِ حج میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھے، اور عمرہ کرنے کی نیت نہ ہو۔ حج کی اس قسم میں حاجی قربانی واجب نہیں ہوتی۔

حجِ تمتع: اس حج کو کہتے ہیں جس میں حاجی حج کے سفر میں پہلے عمرے کا احرام باندھے، پھر طواف و سعی حلق قصر کر کے اپنا احرام کھول دے، پھر ایام حج شروع ہونے کے بعد حج کا احرام باندھے اور ارکانِ حج کو پورا کرے، حج کی اس قسم میں حاجی پر قربانی واجب ہوتی ہے۔ اکثر عازمینِ حج عموماً حجِ تمتع ہی کرتے ہیں۔

حجِ قران: اس حج کو کہتے ہیں جس میں حاجی حج کے سفر میں حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے، پہلے عمرہ کے ارکان پورا کرے، لیکن عمرے کی سعی کے بعد حلق یا قصر نہ کرے، بلکہ طوافِ قدوم اور حج کی سعی کرنے کے بعد بدستور احرام کی حالت میں رہے، اس کے بعد حج کے ایام میں حج کے ارکان پورا کرے، اس کے بعد حلق یا قصر کرا کے احرام کھول دے۔ حجِ قران میں بھی حاجی پر قربانی واجب ہوتی ہے۔

میقات:

میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے حدودِ حرم کی شروعات ہوتی ہے، اس جگہ سے مکہ کی طرف بغیر احرام کے کسی بھی حاجی یا عمرہ کرنے والے کا جانا جائز نہیں ہے، میقات پر پہنچ کر حج یا عمرہ پر جانے والے احرام باندھتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ جگہوں کو میقات کے لیے متعین کر دیا تھا، ان مقامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

ذوالحلیفہ: یہ مدینہ کی طرف سے آنے والے حاجیوں معتمرین اور زائرین کی میقات ہے، یہ جگہ بیت اللہ سے شمال کی طرف ہے، یہاں سے بیت اللہ کی دوری جمیم کے راستے سے 424 کلومیٹر ہے، اور جدہ کے راستے سے 472 کلومیٹر ہے۔

جحفہ: یہ ملک شام وغیرہ کی طرف سے مکہ آنے والوں کی میقات ہے، یہ بیت اللہ سے شمال مغرب کی طرف ہے، یہاں سے بیت اللہ کی دور 179 کلومیٹر ہے۔

قرن المنازل: نجد کی طرف سے مکہ آنے والوں کے لیے، یہ میقات بیت اللہ سے شمال مغرب مین 80 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

یلملم: یمن کی طرف سے مکہ آنے والوں کے لیے ہے، یہ میقات بیت اللہ سے جنوبی سمت میں 128 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

ذات عرق: عراق کی طرف سے مکہ سے آنے والوں کے لیے ہے، یہ میقات بیت اللہ شمال مشرق میں 115، اور 136 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

ان میقات میں ہندوستان، پاکستان اور دوسرے پورب کے ممالک کی میقات کا ذکر نہیں ہے، ان ممالک کی میقات کی تفصیل درج ذیل ہے:

انڈیا پاکستان، اور دوسرے پورب کے ممالک سے آنے والے حجاج اور معتمرین کی فلائٹ اگر جدہ کے لیے ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہ لوگ آغاز سفر میں یا سفر شروع ہونے کے ایک دو گھنٹہ بعد ہی احرام باندھ لیں، کیونکہ موجودہ وقت میں ہوائی جہاز قرن منازل اور یلملم دونوں میقاتوں سے کسی ایک کی طرف ہو کر گزرتا ہے جہاز کس وقت میقات کے مقابل آیا ہے اس کا صحیح اندازہ دشوار ہے، تاہم جہاز کے عملہ کی طرف سے عام طور پر میقات کا اعلان ہوا کرتا ہے، اور اگر فلائٹ مدینہ کی ہو تو ان کی میقات وہی ہے جو مدینہ والوں کی ہے، یہ حضرات ذوالحلیفہ پہنچ کر احرام باندھیں

گے، اور اگر کسی کی فلائٹ جدہ کی ہو لیکن کسی وجہ سے جدہ سے پہلے احرام باندھنے میں بہت پریشانی ہو تو حرم جانے کے بجائے جدہ جانے کی نیت کر لے اور پھر وہاں سے حسب سہولت احرام باندھ کر مکہ لیے روانہ ہو۔

حج کا طریقہ:

آٹھویں ذی الحجہ کی صبح کو منی کی طرف روانگی:

حج افراد کرنے والے اسی طرح سے حج قران کرنے والے پہلے ہی سے احرام باندھے ہوئے ہوتے ہیں، البتہ حج تمتع والے جنہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا۔ آج دوبارہ پہلے کی طرح احرام باندھیں۔ سب سے پہلے حج کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھیں، تلبیہ پڑھیں، صبح کو ہی منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں، اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر پانچوں نمازیں پڑھنا، اور آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کی رات میں مقام منیٰ میں قیام کرنا سنت ہے۔

نویں ذی الحجہ کو میدانِ عرفات کی طرف روانگی:

دوسرے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھ کر میدان عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں، وقوف عرفہ حج کا سب سے بڑا اور اہم رکن ہے اگر یہ چھوٹ جائے تو حج ادا نہیں ہوتا۔ زوالِ آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک مقامِ عرفات میں قیام واجب ہے، اگر کوئی آنے والی رات میں کسی وقت بھی پہنچ جائے، حتیٰ کہ سوتے سوتے ہی یہاں سے گزر جائے تو بھی اس کا حج ہو جائے گا۔ پورے میدان میں جہاں بھی جگہ ملے وقوف عرفہ ادا ہو جاتا ہے، لیکن افضل اور بہتر جبل الرحمۃ کے قریب قیام ہے۔ افضل و اعلیٰ یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگیں۔ بیٹھ کر بھی دعائیں مانگ سکتے ہیں، درود شریف پڑھیں، اور اللہ کا ذکر کریں، اپنے لیے اور ساری امت محمدیہ ﷺ کیلئے دعائیں مانگیں۔ جس زبان میں چاہے دعائیں مانگ سکتے ہیں اس کے لیے کوئی قید نہیں ہے۔

مقامِ عرفات میں ایک اذان سے دو الگ الگ تکبیروں سے دو دو رکعت نماز ظہر اور عصر قصر ادا کریں۔

غروب آفتاب کے بعد مقامِ عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ مغرب یا عشاء کی نماز عرفات میں نہ پڑھیں، راستہ میں تلبیہ پڑھتے رہیں۔

مقامِ مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب اور عشاء ایک اذان سے دو الگ الگ تکبیروں سے مغرب کی تین رکعت فرض، اور عشاء کی دو رکعت فرض قصر ادا کریں۔ سنتیں اور وتر کی نماز بعد میں ادا کریں۔

اگر جماعت کے ساتھ فرض پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے ورنہ تنہا بھی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔

مقام مزدلفہ کا قیام بہت فضیلت کا حامل ہے والا ہے۔ اس رات میں سونا بھی سنت ہے ذکر و اذکار کا بہت درجہ ہے۔

دسویں ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منی کی طرف روانگی:

دسویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھ کر سورج طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے منی کی طرف روانہ ہو جائیں۔مزدلفہ سے منیٰ کے راستہ میں وادی محسر (اصحاب فیل کی وادی) سے تیزی سے گزر جائیں۔

راستے میں تلبیہ، تکبیر تہلیل، درود شریف، استغفار و توبہ، اور دوسری دعائیں کثرت سے کریں۔

بہتر یہی ہے کہ مقام مزدلفہ سے ۷۰ کنکریاں چن کر اپنے ساتھ لے لیں، ورنہ کہیں سے بھی کنکریاں چن سکتے ہیں۔ منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کریں سات کنکریاں ماریں، اس کو جمرہ کبری بھی کہتے ہیں۔جمرہ عقبہ کی رمی کا مسنون وقت طلوع آفتاب کے بعد زوال تک ہے، پہلی کنکری مارنے کے بعد تلبیہ اور اللھم لبیک پڑھنا بند کر دیں۔

یہ حکم مفرد، قارن، متمتع سب کے لیے ہے۔

ہر کنکری مارتے وقت تکبیر پڑھیں دعا مانگیں۔اس رمی کا وقت دسویں ذی الحجہ طلوع آفتاب سے لیکر آنے گیارہویں ذی الحجہ صبح صادق تک ہے۔ البتہ کچھ اوقات مسنون کچھ جائز اور کچھ مکروہ ہیں۔ضیعفوں بیماروں اور عورتوں کیلئے مکروہ وقت میں بھی رمی کرنا جائز ہے۔

رمی جمرات سے فارغ ہو کر حج کے شکرانہ کے طور پر قارن اور متمتع کے لیے قربانی کرنا واجب ہے، جب کہ مفرد کے لیے قربانی مفرد کے لیے مستحب ہے۔

قربانی کرنے کے بعد حلق (سر منڈوانا) یا قصر (بال کٹوانا) کریں۔

حلق یا قصر کے بعد احرام کھول دیں۔احرام کی پابندی ختم ہو جاتی ہے۔لیکن میاں بیوی کے خاص تعلقات حلال نہیں ہوتے۔

طواف زیارت کے لیے بیت اللہ کی طرف روانگی:

منیٰ میں رمی جمرات، قربانی، حلق یا قصر کے بعد مکہ معظّمہ جا کر بیت اللہ کا طواف فرض ہے۔اس طواف کا افضل وقت 10، ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد شروع ہو جاتا ہے اس سے پہلے جائز نہیں۔البتہ یہ طواف دسویں، گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ تینوں دنوں میں ہو سکتا ہے۔رات یا دن کی کوئی قید نہیں ہے، طواف زیارت کے بعد واپس منیٰ میں آنا ہوتا ہے۔البتہ بارہویں ذی الحجہ کو رمی کرنے کے بعد طواف زیارت سے فارغ ہو کر واپس منیٰ آنے کی ضرورت نہیں۔

طواف زیارت کے بعد میاں بیوی کے خاص تعلقات حلال ہو جاتے ہیں۔

گیارہویں ذی الحجہ کو رمی جمرات:

اگر کوئی شخص دسویں ذی الحجہ کو قربانی اور طواف زیارت نہ کر سکا ہو تو آج کر لے، آج پھر جمرات کی رمی کرنی ہے، رمی کا مستحب وقت زوال کے بعد غروب آفتاب تک ہے، البتہ بارہویں ذی الحجہ کو سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے رمی کر لینا چاہئے ورنہ دم دینا پڑے گا، آج کے دن رمی کی ترتیب اس طرح ہے، سب سے پہلے جمرہ اولیٰ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ اور آخر میں جمرہ عقبہ کو سات سات کنکریاں پہلے دن کے کنکریاں مارنے کے طریقہ سے ماریں ایک جمرہ سے دوسرے جمرہ تک پہنچنے کے وقفہ کے دوران تکبیر تہلیل استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھیں۔

بارہویں ذی الحجہ کو بھی جمرات کی رمی:

گیارہویں ذی الحجہ کی طرح آج بھی تینوں جمرات کی رمی ہوگی، گیارہویں ذی الحجہ کی طرح آج بھی اس کا مستحب وقت زوال کے بعد غروب آفتاب تک ہے، البتہ عورتیں اور بوڑھے لوگ صبح صادق تک رمی کرسکتے ہیں۔ اگر کسی کی قربانی ابھی تک نہ ہوئی ہو، یا کسی نے ابھی تک طواف زیارت نہ کیا ہو تو وہ آج کی رمی کے ساتھ ساتھ قربانی اور طواف زیارت سورج غروب ہونے سے پہلے کرلیں۔

تیرہویں ذی الحجہ کے اعمال:

بارہویں ذی الحجہ کی رمی کرنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ تیرہویں ذی الحجہ رمی کیلئے قیام کریں، یا غروب آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ سے مکہ معظّمہ کے لیے روانہ ہو جائیں۔ اگر آفتاب غروب ہو چکا تو آپ کے لیے منی سے نکلنا مکروہ ہے، اب آپ کو چاہئے کہ کہ آج رات اور منی میں قیام کریں اور تیرہویں تاریخ کی رمی کر کے مکہ معظّمہ جائیں، اور اگر منی میں تیرہویں کی صبح ہوگئی تو اس دن کی رمی بھی آپ کے ذمہ واجب ہو گئی بغیر رمی کئے ہوئے جانا جائز نہیں ہے، اگر بغیر رمی کے کوئی چلا جائے تو اس پر دم واجب ہوگا۔

بہتر یہی ہے کہ بارہویں تاریخ کی رمی کے بعد منی میں ٹھہریں، اور صبح کو زوال آفتاب کے بعد تینوں جمرات کی رمی کر کے مکہ معظّمہ جائیں، تیرہویں ذی الحجہ کی رمی کا وہی طریقہ ہے جو گیارہویں اور بارہویں کی کا ہے، اور اس دن کی رمی کا صحیح وقت زوال سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، لہٰذا اس دن کی رمی صرف غروب سے پہلے پہلے ہوسکتی ہے رات میں نہیں ہوسکتی، اکر غروب آفتاب تک کسی نے رمی نہ کی تو رمی کا وقت ختم ہو گیا مگر اس دن کی رمی واجب ہو چکی تھی اور غروب آفتاب تک نہ کی تو اس کے ترک کرنے سے ایک دم واجب ہوگا۔

اگر کسی نے تیرہویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد زوال سے پہلے رمی کرلی تو کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گی، زوال سے پہلے اس دن کی رمی کرنا مکروہ ہے لیکن اس کراہت کی وجہ سے دم واجب نہ ہوگا۔

طواف وداع:

اس طواف کو طواف صدر بھی کہتے ہیں، میقات سے باہر رہنے والوں کے لیے یہ طواف وداع واجب ہے یہ حج کا آخری واجب رکن ہے، طواف وداع میں حج کی تینوں قسمیں برابر ہیں: یعنی مفرد، قارن اور متمتع سب پر یہ طواف واجب ہے، البتہ اہل حرم اور حدود میقات کے اندر رہنے والوں پر واجب نہیں، اور جو عورت حج کے سب ارکان و واجبات ادا کرچکی ہے اور طوافِ زیارت کے بعد اس کو حیض آگیا، اور اس نے ابھی تک طواف وداع نہیں کیا ہے اور اس کے پاک ہونے سے پہلے اس کا محرم روانہ ہونے لگا تو یہ طوافِ وداع اس پر بھی واجب نہیں رہتا وہ اپنے محرم کے ساتھ طوافِ وداع کئے بغیر جاسکتی ہے۔

طوافِ وداع کے لئے الگ سے کوئی نیت ضروری نہیں ہے، اگر طوافِ زیارت کے بعد کوئی نفلی طواف کرلیا تو وہ بھی طوافِ وداع کے قائم مقام ہو جاتا ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ مستقل نیت سے واپسی کے وقت طواف وداع کرے۔

اگر طوافِ وداع کر لینے کے بعد اچانک کسی ضرورت سے پھر مکہ میں قیام کرے تو پھر چلنے کے وقت طوافِ وداع کا دوبارہ کرنا مستحب ہے، طوافِ وداع کے بعد دوگانہ طواف پڑھے، پھر مستقبل قبلہ ہو کر زمزم کا پانی پیئے، پھر حرم سے رخصت ہو جائے۔

حج کے فضائل کے فضائل قرآن وحدیث کی روشنی میں:

سورہ آل عمران میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

{وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا}[آل عمران:۹۷]

لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس میں جماع یا اس کے متعلق باتیں نہیں کیں اور نہ کوئی گناہ کیا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹے گا جس طرح اپنی ماں کے بطن سے پاک صاف پیدا ہوا تھا۔ (صحیح بخاری:1820، صحیح مسلم: 1350)

حضرت ابوہریرہ ایک اور روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا (گناہِ صغیرہ) کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزا اور بدلہ صرف جنت ہے (صحیح بخاری: 1773، صحیح مسلم: 1349)

حضرت عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام لانے کی خواہش پیدا ہوئی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں: آپ نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ نے فرمایا اے عمرو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جو چاہو شرط لگاؤ، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میری شرط یہی ہے کہ: اسلام لانے کے بعد میری مغفرت کردی جائے، کیونکہ کفر کی حالت میں مجھ سے بڑی زیادتیاں سرزد ہوئی ہیں، آپ نے فرمایا اے عمرو! گھبراؤ نہیں اسلام لانے کے بعد کفر کی حالت میں کئے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور اسی طرح اللہ کے لیے کی گئی ہجرت اس سے پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسی طرح حج بھی اس سے پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم: 121، مسند احمد: 17880)

قدرت واستطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے پر وعید:

حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سفر خرچ اور سواری کا انتظام ہونے کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس کوئی افسوس نہیں خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ (سنن ترمذی: 813، شعب الایمان: 3692)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ: إِنَّ عَبْدًا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ، وَوَسَّعْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَةِ يَمْضِي عَلَيْهِ خَمْسَةُ أَعْوَامٍ لَا يَفِدُ إِلَيَّ لَمَحْرُومٌ» (رواه ابن حبان في صحيحه: 3703، وأبو يعلى في مسنده: 1031)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حج کرنے والا پاکیزہ کمائی لے کر نکلتا ہے اور اپنا پیر رکاب میں ڈالتا ہے اور اللھم لبیک لبیک سے ندا کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی کہتا ہے: لبیک وسعدیک، تمہارا سفر خرچ حلال ہے، تمہاری سواری حلال ہے، تمہارا حج مبرور (مقبول) ہے اس میں گناہ نہیں ہے، اور جب وہ حرام مال سے حج کے لیے روانہ ہوتا ہے اور اپنا پاؤں رکاب میں ڈالتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے تمہارا لبیک کہنا مقبول نہیں، تمہارا زاد راہ حرام ہے، تمہارا خرچ حرام ہے تمہارا حج گناہ ہے، مقبول نہیں ہے۔ (رواه البزار كما في كشف الأستار: 1079، والأصفهاني في الترغيب والترهيب: 1075) (قال العجلوني في كشف الخفاء (1/98): قال في المقاصد: رواه الديلمي وابن عدي عن حديث دجين عن عمر مرفوعا، ودجين ضعيف، وله شاهد عند البزار بسند ضعيف أيضا عن أبي هريرة مرفوعا)